سوموار
7 اگست 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ
فون 429
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 176 | سوموار- 9 ربیع الاول- 1416ھ' 7 ظہور 1374ہش' 7 -اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توکّل یہی ہے کہ حتی المقدور اسباب جمع کرو اور دعا میں لگ جاؤ

توکّل یہی ہے کہ اسباب جو اللہ تعالیٰ نے کسی امر کے واسطے مقرر کئے ہوئے ہیں ان کو حتی المقدور جمع کرو اور پھر خود دعاؤں میں لگ جاؤ کہ اے خدا تو ہی اس کا انجام بخیر کر۔ صدہا آفات ہیں اور ہزاروں مصائب ہیں جو ان اسباب کو بھی برباد اور تہ و بالا کر سکتے ہیں ان کی دست برد سے بچا کر ہمیں سچی کامیابی اور منزل مقصود پر پہنچا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دیکھو! یاد رکھنے کا مقام ہے کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو کہ میں گناہ سے پرہیز کروں گا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف ان کی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہو گی جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا تعالیٰ کا خوف ہو' ورنہ ادھر بیعت کی اور جب گھر میں گئے تو وہی برے خیالات اور حالات رہے تو اس سے کیا فائدہ؟ یقیناً مان لو کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوفِ الٰہی ہے۔ اگر یہ نہیں ہے تو ہرگز ممکن نہیں کہ انسان ان سب گناہوں سے بچ سکے جو کہ اسے مصری پر چیونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شئے ہے کہ حیوانات کو بھی جب ہو تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلّی جو کہ دودھ کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا تو جال میں پھنسے اور موت آئی' تو وہ اس دودھ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں تو انسان جو عقلمند ہے' اسے کس قدر خوف اور پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 95)

خدا تعالیٰ کے احسان اور افضال کو کوئی نہیں گن سکتا

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

تمام ادیان مروجہ اور مذاہب موجودہ کا مقابلہ کرنا چاہیں اور غور کر کے دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ کیا بلحاظ اصول کے اور کیا بلحاظ حفظ اصول اور فروع کے وہ (دین حق) کے مقابلہ میں کچھ حقیقت ہی نہیں رکھتے اور بالکل ہیچ دکھائی دیتے ہیں۔ اس کے اہم ترین امور میں سے اللہ جلّشانہ کا ماننا اس کو اسماء حسنیٰ اور صفات و محامد میں یکتا و بے ہمتا ماننا ہے جس کا خلاصہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) میں موجود ہے۔ جس کا نام افضل الذکر ہے اور جس کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کل نبیوں کی تعلیم کا خلاصہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے (-) انسان اللہ تعالیٰ کی ہستی کے برابر اور ہستی کو یقین نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کو اسماء میں افعال میں یکتا وجود و بقاء میں یکتا۔ نقائص سے منزہ اور تمام خوبیوں سے معمور یقین کرے وہی معبود حقیقی ہے اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت جائز نہیں۔ عبادت کا مدار

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری عبد الغنی صاحب فیصل آباد مورخہ 2- اگست 1995ء شام 5 بجے انتقال فرما گئے۔ آپ کی عمر 71 سال تھی۔ آپ کی میت کو ربوہ لایا گیا جہاں بعد ظہر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت المبارک میں جنازہ پڑھایا۔ موصی ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب امیر جماعت فیصل آباد نے دعا کرائی۔

موصوف جماعت فیصل آباد کے 1968ء سے (عرصہ 27 سال سے) سیکرٹری وقف جدید چلے آ رہے تھے۔ اس کے علاوہ آپ زعیم اعلیٰ انصار اللہ دار الذکر فیصل آباد اور اصلاحی کمیٹی کے بھی سرگرم رکن تھے۔ بطور زعیم اعلیٰ انصار اللہ آپ نے دو دفعہ علَم انعامی حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرمہ حنیفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب دار العلوم غربی حلقہ صادق کو فالج کا حملہ ہوا ہے اور کمزوری اور ضعف بہت ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

○ محترم محمد رفیع صاحب لاہور میں پیٹ کے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم محمد اسماعیل اسلم صاحب سابق صدر دار الیمن وسطی ربوہ کا نوسہ نبیل احمد کافی دنوں سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ اس کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم لطیف بابر صاحب ابن مکرم صوفی نذیر احمد صاحب چک نمبر 563 گ ب شرقی ضلع فیصل آباد کا نکاح ہمراہ عزیزہ زرقا پرویز صاحبہ بنت مکرم پرویز احمد صاحب چک نمبر 96 گ۔ ب صریح تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بعوض پچاس ہزار روپیہ حق مہر مکرم حفیظ احمد صاحب صدر جماعت چک 96 گ۔ ب صریح ضلع فیصل آباد نے مورخہ 95-7-7 کو پڑھا اور دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ عزت سے پیش آؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

7- ظہور 1374 ہش — 7 - اگست 1995ء

گھر میں مردوں کے فرائض

یہ بات بالکل درست ہے کہ ماں کی گود بچے کا سب سے پہلا مدرسہ ہے وہاں وہ بہت کچھ سیکھتا ہے۔ اور یہ بات ماں ہی کے حق میں جاتی ہے کہ وہ اس کی کردار سازی میں بہت اہم ہاتھ رکھتی ہے۔ وہ اسے جیسی باتیں شروع میں سکھائے گی ویسی ہی باتیں وہ کرتا رہے گا۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ ماں پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ وہ اسے پیاری پیاری اور اچھی اچھی باتیں بتاتی ہے۔ کہانیاں سناتی ہے اس کے ساتھ ہر موقعہ پر پیار کا اظہار کرتی ہے اور اس طرح اس میں ایسی خصوصیات کا عنصر داخل کر دیتی ہے جو ساری عمر اس کے ساتھ رہتی ہیں اور شائد اسی لئے وہ اپنے آخری سانس تک ماں کی ممتا کو یاد رکھتا ہے۔ بڑے سے بڑے انسانوں کے متعلق تاریخ بتاتی ہے کہ انہوں نے اپنی موت کے وقت بھی کسی کو یاد کیا تو وہ ان کی ماں تھی۔

پس اس میں کیا شک ہے کہ بچے کی کردار سازی میں ماں کا بہت بڑا ہاتھ ہوتا ہے۔ اور اگر ماں غور و تدبّر سے کام لیتے ہوئے بچے کی تربیت کرے تو وہ واقعی ان بچوں سے بالکل مختلف نظر آئے گا۔ جن کے والدین غور و تدبّر نہیں کرتے۔ لیکن یہ بات بھی بالکل سچ ہے کہ مرد کا اثر جو غیر محسوس طور پر گھر پر پڑتا ہے وہ بھی کردار سازی میں بہت اہم حصہ رکھتا ہے۔ بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ مرد منہ سے نہیں کہتا لیکن وہ کسی نہ کسی طرح گھر کے افراد پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ گھر کے تمام افراد مرد سے متأثر ہیں۔ اگر اس کی عادات اور اس کے خیالات اور اس کے محسوسات اچھے ہیں تو سب گھر والوں پر اچھا اثر پڑے گا۔ اور اگر اچھے نہیں ہیں تب بھی گھر والے اس سے متأثر ہوں گے۔ چاہے ان عادات کو لے کر یا ان عادات کو چھوڑ کر۔ متأثر ضرور ہوں گے۔ اور اگر غور کیا جائے تو یہ بات سمجھ آتی ہے کہ کردار سازی کا نرم پہلو ماں سے ملتا ہے اور سخت اور مضبوط تر پہلو باپ سے۔ یعنی گھر کے مرد سے۔ ماں تو اچھی اچھی پیاری پیاری باتیں کرتی ہے لیکن اسے کوئی ایسے کام کرنے کا موقع نہیں ملتا جن سے بہادری اور طاقت کا اظہار ہوتا ہو۔ ایسا صرف مرد ہی کر سکتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:۔

"مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقعہ پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوّت غضبی ہے۔ جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔"

آیئے ہم میں سے ہر ایک مرد اپنے گھر کا امام بنے اور نیکی کا اثر قائم کرے تاکہ ہماری اولادوں پر نیکی کا اثر پڑے اور ہمارا معاشرہ جنت نظیر بنے ہم اپنے قویٰ کو برمحل استعمال کریں۔ اور اپنی اولادوں کو بھی یہی سکھائیں کہ وہ اپنے قویٰ کو برمحل استعمال کرنے کے قابل ہوں۔ ہم اپنی قوت غضبی کو اپنے قابو میں رکھیں اور سوچ سمجھ کر سب کچھ کریں۔ غصہ کو دبانا ہماری عادت بن جائے اور ہم متحمل مزاجی سے زندگی گزاریں۔

آیئے ٹلفورڈ کی باتوں سے دل بہلائیں ہم
آیئے اپنے تصوّر میں وہیں پر جائیں ہم
آیئے نظمیں، تلاوت اور تقریریں سنیں
جھولیوں میں خیر و برکت بھر کے واپس آئیں ہم

ابو الاقبال

فریبِ خرد

اُفق پہ ایک چمکتی ہوئی لکیر تو ہے
اب اور نُور کا اظہار کس طرح ہوگا
ہزار رات کی ظلمت پسار لے پاؤں
نمودِ صبح کا انکار کس طرح ہوگا

اٹھائے ہیں کئی عقل و خرد نے ہنگامے
ہر ایک آن ہر اِک سمت شور سا ہے بپا
نگاہِ شوق پہ قدغن کہ محوِ دید نہ ہو
جنوں کو حکم ملا ہے "نہ جا سُوئے صحرا"
خلوصِ دل کو حقارت سے دیکھتی ہے نظر
نمود و نام و ریا سب سے ارفع و اعلیٰ
رواں دواں رہِ منزل پہ کاروانِ حیات
مگر یہ زُعم کہ منزل ہے بس یہی دُنیا
خدا' اور آج بھی لوگوں سے ہمکلام ہے وہ؟
عجیب بات ہے' یہ بھی خدا ہے کیسا خدا؟
ہم اہلِ علم ہی کافی ہیں رہنمائی کو
خرد جو ہے تو پھر الہام کی ضرورت کیا

فقط سَحر کی سفیدی ہے ظلمتوں کا علاج
طلوعِ مہر سے شب کا فریب ٹوٹے گا
دماغ میں جو نہ ہوگی سپردگی پیدا
دلوں سے چشمۂ عرفانِ یار پھُوٹے گا

نورِ فطرت

28-4-66

جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔ میں نے بتلایا ہے کہ گناہ غیر اللہ کی محبت دل میں پیدا ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ دل پر غلبہ کر لیتا ہے۔ پس گناہ سے بچنے اور محفوظ رہنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہے کہ انسان موت کو یاد رکھے۔ اور خدائے تعالیٰ کے عجائبات قدرت میں غور کرتا رہے۔ کیونکہ اس سے محبت الٰہی اور ایمان بڑھتا ہے اور جب خدا تعالیٰ کی محبت دل میں پیدا ہو جائے تو وہ گناہ کو خود جلا کر بھسم کر جاتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

غرباء کی تکالیف کا دور کرنا

قومی امن کے لئے جو ضروری اصول ہیں وہ بیان کرنے کے بعد حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

یہ اصول تو اہم قومی امن کے لئے ہیں- اور بغیر بین الاقوامی صلح کے اندرونی صلح چنداں نفع بھی نہیں دیتی- مگر چونکہ بین الاقوامی صلح کے ساتھ ہی اندرونی یعنی انفرادی اصلاح بھی ضروری ہے اس لئے اب میں یہ بتاتا ہوں کہ اسلام نے اندرونی اصلاح کے لئے کیا ذرائع تجویز کئے ہیں-

پہلا حکم- یعنی ورثہ کی تقسیم- اس غرض کے لئے اسلام نے چار نظریے قائم کئے ہیں- اور ان چاروں کی غرض یہ ہے کہ غرباء کی تکلیف دور ہو جائے- اگر غور کیا جائے تو تمدن میں خرابی واقع ہونے کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہوتا ہے کہ جائیدادیں تقسیم نہیں ہوتیں- نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ چند لوگوں کے قبضہ میں رہتی ہیں- اور غرباء کو جائیدادیں پیدا کرنے کا موقع نہیں ملتا- اسلام نے اس نقص کو دور کرنے کے لئے ورثہ کے تقسیم کئے جانے کا حکم دیا ہے- چنانچہ اسلامی احکام کے مطابق ہر مرنے والے کی جائیداد اس کے ورثاء میں تقسیم ہو جاتی ہے- اور ماں کو' باپ کو' بیٹوں کو' شوہر کو' بیوی کو' غرض ہر ایک حق دار کو اس کا مقررہ حق مل جاتا ہے- اور کسی شخص کو اختیار نہیں ہے کہ وہ اس تقسیم کو اپنی مرضی سے بدل دے- بلکہ قرآن کریم یہ ہدایت دیتا ہے کہ اگر تم اس رنگ میں جائیداد کو تقسیم نہیں کرو گے تو گنہگار ٹھہرو گے- اس کے مقابلہ میں جو دوسرے مذاہب ہیں ان میں سے کسی میں تو صرف پہلے بیٹے کو وارث قرار دیا گیا ہے اور کسی میں کسی اور کو- منو میں لکھا ہے کہ صرف بیٹوں کو دو- بیٹیوں کو نہ دیا جائے- نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ ایک شخص یا چند اشخاص کے ہاتھ میں تمام دولت جمع ہو جاتی تھی- اور غرباء ترقی سے محروم رہتے تھے- اسلام کہتا ہے کہ جب تک تم اپنی دولت کو لوگوں میں پھیلاؤ گے نہیں اس وقت تک قوم کو ترقی حاصل نہیں ہو سکے گی- چنانچہ دیکھ لو اگر کسی شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ ہو اور اس کے دس بیٹے ہوں تو ہر ایک کو دس دس ہزار روپیہ مل جائے گا- آگے اگر ان کے تین تین چار چار بیٹے ہوں تو یہ دس ہزار کی رقم اڑھائی- اڑھائی- تین- تین- ہزار روپیہ تک آجائے گی- اور اس طرح سب کو دولت کے حصول کے لئے نئے سرے سے محنت کرنی پڑے گی- یہ نہیں ہو گا کہ وہ محض اپنے باپ دادا کی جائیداد کے سہارے بیٹھے رہیں اور نہ صرف خود نکمے ہو جائیں بلکہ اپنی دولت کو بند کر لیں- انگریزوں نے تو پنجاب کی نو آبادیوں میں زمین کی تقسیم کے وقت یہ شرط لگا دی تھی کہ صرف بڑا بیٹا ان کا وارث ہو سکتا ہے- مگر اب انہوں نے یہ شرط اڑا دی ہے- (یہ تقریر ۲۷- ماہ دسمبر ۱۹۴۲ء کو فرمائی گئی)

دوسرا حکم یعنی روپیہ جمع کرنے کی ممانعت- دوسرے اسلام نے روپیہ جمع کرنے سے روکا ہے یعنی وہ یہ نہیں چاہتا کہ روپیہ کو بند رکھا جائے- بلکہ وہ مجبور کرتا ہے کہ لوگ یا تو روپیہ کو خرچ کریں یا اسے کسی کام پر لگائیں- کیونکہ دونوں صورتوں میں روپیہ چکر کھانے لگے گا- اور لوگوں کو فائدہ ہو گا لیکن اگر کوئی ایسا نہ کرے تو اس کے متعلق اسلام یہ وعید سناتا ہے کہ اسے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ملے گی- چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- کہ جو سونا اور چاندی وہ دنیا میں جمع کرے گا اسی کو آگ میں گرم کر کے قیامت کے دن اسے داغ دیا جائے گا- اس حکم میں حکمت یہی ہے کہ اگر لوگ سونا چاندی جمع کریں گے تو غریبوں کو کام نہیں ملے گا- لیکن اگر وہ اس روپیہ کو کام پر لگا دیں گے تو وہ لوگ جن سے لین دین ہو گا فائدہ اٹھائیں گے- اسی طرح کچھ لوگ بطور ملازمت یا مزدوری کے فائدہ اٹھا سکیں گے- مثلاً وہ کوئی عمارت بنانی شروع کر دے تو گو وہ عمارت اپنے لئے بنائے گا مگر روپیہ خرچ ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں کی روزی کا سامان مہیا ہو جائے گا- یوں تو فضول عمارتوں پر روپیہ برباد کرنے سے اسلام منع کرتا ہے مگر بہرحال اگر وہ لغو طور پر عمارتیں نہ بنائے بلکہ اپنے ذاتی فائدے کے لئے بنائے تو بھی لوہاروں' مستریوں' اور مزدوروں اور کئی اور لوگوں کو کام میسر آجائے گا- لیکن اگر وہ ایسا نہ کرے بلکہ سونا چاندی کے زیور بنا کر گھر میں جمع کرنا شروع کر دے تو اس سے دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا- پس اسلام روپیہ کو جمع کرنے سے منع کرتا ہے- اسی طرح عورتوں کے لئے کثرت سے زیور تیار کرنا بھی پسند نہیں کرتا- یوں تھوڑا سا زیور انہیں بنوا کر دینا جائز ہے-

تیسرا حکم یعنی سود کی ممانعت تیسرے اسلام سود کی ممانعت کرتا ہے- سود بھی ایک ایسی چیز ہے جو روپیہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے- اس کے ذریعہ سے وہ تاجر جو پہلے سے اپنی ساکھ بٹھا چکے ہوتے ہیں اور جن کے پاس ایک وقت میں کوئی سرمایہ نہیں ہوتا- جس قدر روپیہ کی ان کو ضرورت ہو آسانی سے بنکوں سے لے لیتے ہیں- یا ایک شخص معمولی سرمائے والا ہوتا ہے مگر اس کا دماغ نہایت اعلیٰ ہوتا ہے- وہ کسی بنک کے پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سے دوستی پیدا کر کے اس سے لاکھ دو لاکھ روپیہ لے لیتا ہے اور تھوڑے ہی عرصہ میں دو لاکھ سے دس لاکھ بنا لیتا ہے اور پھر چند سالوں کے اندر اندر وہ کروڑپتی ہو جاتا ہے- اس سے بھی دنیا کو بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے- ہمارے ملک کے زمیندار خوب جانتے ہیں کہ ان کا کس قدر روپیہ بنیوں کے پاس جاتا ہے- اگر سود کے بغیر ان کے گزارے کی کوئی صورت ہو جاتی تو ہر زمیندار خاندان کی مالی حالت آج سے بدرجہا بہتر ہوتی- سود کی بدولت اگر ایک زمیندار دو ہزار روپیہ کسی سے قرض لیتا ہے تو چند سالوں میں وہ بعض دفعہ دس دس ہزار روپیہ سود کا دے دیتا ہے- مگر دو ہزار روپیہ جو اس نے قرض لیا تھا- وہ بدستور موجود رہتا ہے- پس سود ایک بہت بڑی لعنت ہے جو بنی نوع انسان کے سروں پر مسلط ہے- یہ جونک ہے جو غریبوں کا خون چوستی ہے اور اگر دنیا امن کا سانس لینا چاہتی ہے تو اس کا طریق یہی ہے کہ دنیا سے سود کو مٹا دیا جائے اور اس طرح پر دولت کو محدود ہاتھوں میں جمع نہ ہونے دیا جائے-

چوتھا حکم صدقات اور زکوٰۃ کا دینا

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ بے شک اسلام ایک طرف تو روپیہ کسی کے ہاتھ میں نہیں رہنے دیتا- بلکہ اسے تقسیم کر دیتا ہے- اور دوسری طرف روپیہ جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے- مگر اس سے غربت کا علاج تو نہیں ہو جاتا- اس سوال کا جواب اسلام نے ایک چوتھا حکم غرباء کے حقوق کی ادائیگی کے لئے زکوٰۃ اور صدقے کا دیا ہے- یعنی جس قدر جائیداد کسی انسان کے پاس سونے اور چاندی کے سکوں یا اموال تجارت کی قسم سے ہو اور اس پر ایک سال گذر چکا ہو تو ضروری ہے کہ حکومت اس سے اڑھائی فی صد سالانہ ٹیکس وصول کر کے خزانہ شاہی میں داخل کرے- اور اسے ملک کے غرباء پر خرچ کیا جائے یہ ٹیکس جسے زکوٰۃ کہا جاتا ہے- صرف آمد پر نہیں بلکہ سرمایہ اور نفع سب کو ملا کر اس پر لگایا جاتا ہے- اور اس طرح اڑھائی فی صد بعض دفعہ نفع کا پچاس فی صد بن جاتا ہے- اور بعض دفعہ اس سے بھی زیادہ- اس حکم کے مطابق جس شخص کے گھر میں سو روپیہ جمع ہو گا- اسے سال گذرنے کے بعد اڑھائی روپیہ زکوٰۃ دینی پڑے گی- جس پر لازماً اسے فکر پیدا ہو گا کہ اگر یہ روپیہ اسی طرح جمع رہا تو تھوڑے ہی عرصہ میں تمام روپیہ ٹیکس کی ادائیگی میں خرچ ہو جائے گا- چنانچہ وہ فوراً روپیہ کو تجارت میں لگا دے گا- تاکہ یہ کمی پوری ہو جائے- اور جب وہ روپیہ کو تجارت پر لگائے گا تو روپیہ چکر کھانے لگے گا- اور اس طرح علاوہ اس کے کہ اس کے روپیہ سے اڑھائی فی صد غربا کو ملے گا- روپیہ بند رکھنے سے جو نقصان ہو سکتا تھا وہ بھی ملک اور قوم کو نہیں پہنچے گا- آج کل خصوصیت سے لوگوں میں یہ مرض پیدا ہو رہا ہے کہ وہ سونے اور چاندی کو جمع کر کے رکھ رہے ہیں- غرباء کو کئی قسم کی ضرورتیں ہوتی ہیں- اور وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ دونوں آج کل گراں ہیں- وہ اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے کا یہی طریق سوچتے ہیں کہ زیور فروخت کر دیا جائے- چنانچہ کوئی انگوٹھی فروخت کر دیتا ہے کوئی کان کی بالیاں فروخت کر دیتا ہے- کوئی گلوبند فروخت کر دیتا ہے- کوئی پازیب فروخت کر دیتا ہے- مگر جانتے ہو یہ سونا اور چاندی کہاں جمع ہو رہا ہے- یہ سب بنیوں کے گھر میں جا رہا ہے- اور بعض لوگ تو اس ڈر کے مارے سونا چاندی جمع کر رہے ہیں کہ اگر جاپان آگیا تو نوٹ ناکارہ ہو جائیں گے- وہ یہ نہیں جانتے کہ جب جاپان آیا تو سب سے پہلے وہ سونے اور چاندی کو ہی لوٹے گا- مگر وہ سمجھتے ہیں سونا تو ان کے گھروں میں ہی رہے گا- اور جن کے پاس نوٹ ہوں گے ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا- اسی وجہ سے سونا روز بروز مہنگا ہوتا جا رہا ہے- چالیس روپیہ سے اس نے بڑھنا شروع کیا تھا اور اب ۷۰ روپیہ تک پہنچ گیا ہے- اور میں نے بنیوں سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمنے سونے کی قیمت سو روپیہ تک لے جانی ہے- مگر اسلام کہتا ہے اول تو تم روپیہ جمع نہ کرو- اور اگر جمع کرو تو اس پر اڑھائی فی صدی ہمارا ٹیکس دو- اس طرح اسلام جمع شدہ روپیہ پھر قوم کے غرباء کی طرف واپس لاتا ہے- تاکہ وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور وہ مجبور کرتا ہے کہ لوگ اپنے روپیہ کو پھیلائیں- اور پھیلاتے چلے جائیں- اگر اسلام کے نظام پر عمل ہونے لگے- تو بخیل سے بخیل شخص کے روپیہ سے بھی دنیا فائدہ اٹھانے لگ جائے- اور غریبوں کو مزدوری وغیرہ مل جائے' اور اڑھائی فی صدی روپیہ الگ آ جائے-

---

انسان کا فرض ہے کہ اپنی زندگی کے مقصد کو سمجھے

انسان کا فرض ہے کہ اس میں نیکی کی طلب صادق ہو اور وہ اپنے مقصد زندگی کو سمجھے- کلام الٰہی میں انسان کی زندگی کا مقصد یہ بتایا گیا ہے کہ جنّ اور انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ میری عبادت کریں- جب انسان کی پیدائش کی علت غائی یہی ہے تو پھر چاہئے کہ خدا کو شناخت کریں جب انسان کی علت غائی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی عبادت کرے اور عبادت کے واسطے اول معرفت کا ہونا ضروری ہے- جب سچی معرفت ہو جاوے تب وہ اس کی خلاف مرضی کو ترک کرتا اور سچا (فرمانبردار) ہو جاتا ہے- جب تک سچا علم پیدا نہ ہو کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں ہوتا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیفٹیننٹ کرنل (ر) بشارت احمد- لاہور چھاؤنی

"جب موت سامنے آجائے"

۱۶- جولائی ۱۹۹۵ء کے الفضل میں جناب امام بشر احمد صاحب رفیق لندن کا ایک بڑا اعلیٰ مضمون بعنوان "اگر موت دستک دے" پڑھا- اس میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے بارہ میں بڑے احسن رنگ میں حضرت چوہدری صاحب کا ذکر خیر تھا نیز یہ کہ یہ خدا رسیدہ بزرگ انسان کس حد تک اپنے آخری سفر پر جانے کے لئے ہردم ہر لحظہ تیار تھا نہ اس میں اضطراب کی حالت تھی اور نہ ہی گھبراہٹ- جو لوگ اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے صحیح معنوں میں جوڑ لیتے ہیں- اور دین حق پر مکمل طور پر عمل پیرا ہوتے ہیں ان کے لئے اس دنیا کو چھوڑنا چنداں مشکل نہیں ہوتا- اور میرے نزدیک یہی کیفیت اور معیار ایک نیک- پارسا اور عالم باعمل کا ہے- اور ہونا چاہئے-

راقم الحروف کو ہمیشہ سے ہی خود نوشت یا کسی دوسرے کی لکھی سوانح عمریوں کے پڑھنے کا شوق ہے- وہ لوگ جو اپنے اپنے پیشہ یا لائن میں کامیاب رہے اور نام پیدا کیا- خواہ وہ زندہ ہیں یا فوت ہو گئے ممکن نہیں کہ ہم ان سب کو مل سکیں اور ان کی خوبیوں اور اچھی باتوں سے استفادہ کر سکیں- ایک ان تک رسائی مشکل دوسرے اگر ملنے کا موقعہ ملا تو ان کی زندگی کے بارہ میں مکمل واقفیت مشکل اور ناممکن- لہٰذا ان کے بارہ میں ان کی اپنی لکھی ہوئی یا کسی دوسرے کی تحریر کردہ کتاب پڑھ لی جائے- تو ان کے متعلق ساری باتوں اور زاویوں کا احاطہ ہو سکتا ہے- اور ان کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے اکثر نے مشکلات اور موت کا مقابلہ کیسے اور کس طرح کیا- اب اصل موضوع کی طرف آتے ہوئے عرض ہے کہ نیکی- تقویٰ- عمل صالح سب اپنی جگہ بہت اہم اور نہایت ضروری- ہر شخص پر یہ لازم ہے کہ وہ اپنے انجام یعنی موت کو پیش نظر رکھے- جو پیدا ہوا ہے اس نے مرنا ہے- جو آیا ہے اس نے جانا ہے- وقت اور جگہ کا تعین نہیں- لیکن جانا بہرحال ضرور بالضرور ہے- لہٰذا اسس آخری وقت- اس آخری سفر کے لئے ہمیشہ تیاری مقدم رہے- ہر انسان خطرے سے ڈرتا ہے- ہر شخص کو موت سے ڈر ضرور لگتا ہے- بہادر اور بزرگ میں، خدا تعالیٰ سے ڈرنے والے اور نہ ڈرنے والے میں 'ایک بڑا باریک فرق ہے بہادر اور متقی اپنے ڈر- خوف- گھبراہٹ اور پریشانی پر قابو پالیتا ہے وہ ایسے منفی جذبات کو دبا لیتا ہے- جبکہ ایک بزدل- کم ہمت اور دنیا دار انسان اپنے ڈر- خدشہ اور خوف کا اظہار کر دیتا ہے- بلکہ کرتا رہتا ہے- انسان کو اپنی زندگی میں کئی ایک بار سخت نامساعد حالات سے واسطہ پڑ جایا کرتا ہے- اسی طرح کا واقعہ میرے ساتھ بھی ہوا چھمب کے محاذ پر میں 5- دسمبر 1971ء کی صبح دریائے توی کے اس دوسرے کنارہ پر سخت زخمی حالت میں پڑا ہوا تھا آٹھ گھنٹے مسلسل خون بہتا رہا- رات کا وقت- بے پناہ سرد رات دشمن کا علاقہ بے یارومددگار پلٹن کا ساتھ چھٹ گیا- قیامت کا سماں تھا- اور شاید یہ شعر اس حالت کو بیان کر سکے۔

ایسی بھی ایک موج سے کشتی گزر گئی
جب میں خدا کو دیکھ رہا تھا خدا مجھے

البتہ دعا کا ہتھیار ضرور میرے پاس تھا دعائیں بہت کرتا رہا- گرفتاری بلکہ موت یقینی تھی- یہی دعا کی الٰہی کسی افسر سے واسطہ پڑے- کم از کم اس سے کچھ بات ہو سکے گی- قبولیت دعا کا وقت تھا- 9 جاٹ رجمنٹ کا کیپٹن کول میری چیخ و پکار سن کر اپنی جیپ سے نیچے اتر آیا باہمی شناخت کے بعد اس نے اپنی سٹین گن میرے پر تان لی- اور گویا ہوا کہ کرنل تمہاری 13 آزاد کشمیر پلٹن نے میری 9 جاٹ کا بڑا نقصان کیا ہے- میں تم کو اس کے بدلہ میں گولی سے اڑا دوں گا-

اس بے انداز کمزوری- نقاہت- ڈر اور خوف کی حالت میں میرے اوسان خطا نہ ہوئے اللہ تعالیٰ گویا کہ مدد کے ساتھ خود جیسے نیچے اتر آیا ہو- میں نے کہا کہ میں جس بدنی حالت میں ہوں مجھے تو ایک بچہ یا بھنگی بھی چاہے تو مار سکتا ہے- مگر مجھے امید نہیں کہ ہندوستانی فوج کا ایک نوجوان افسر مجھ کو گولی مارے گا جبکہ میں موت کی دہلیز کو پار کر رہا ہوں- مجھے تو ڈاکٹری مدد کی ضرورت ہے- اور آپ مجھے جان سے مارنے کا کہہ رہے ہیں- میرا یہ کہنا تھا کہ اس افسر کی تنی ہوئی سٹین گن نیچے کو آگئی- پھر اس نے اپنے ڈرائیور اور ایک دوسرے سپاہی کے ساتھ مل کر مجھے اپنی جیپ میں ڈالا اور فیلڈ ہسپتال لے گئے- بات ہم کر رہے تھے کہ "جب موت سامنے آجائے" تو کیا کرنا چاہئے- روز اول سے ہی یا اگر کسی وجہ سے ایسا ہم میں سے کوئی نہیں کر سکا تو آج سے ہی اپنی موت کو سامنے رکھیں- ہم سے غلطیاں- لغزشیں اور گناہ کم سرزد ہوں گے- تبھی تو حکم ہے کہ موت کو یاد رکھا کرو اور گاہے گاہے قبرستانوں میں جایا کرو- مصلحت یہی ہے کہ ہم اپنے انجام کو یاد رکھیں عین ممکن ہے ہم سیدھی راہ سے بھٹکیں گے نہیں- بشری تقاضے اور بھول چوک تو اللہ میاں بھی ضرور معاف کردے گا- اگر اس نے چاہا تو-

> انسان خدا کی عبادت دوزخ یا بہشت کے سہارے سے نہ کرے بلکہ محبت ذاتی کے طور پر کرے-
>
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

گلدستہ-؟

لجنہ اماء اللہ ضلع کراچی کی شائع کردہ کتاب گلدستہ میں مزید لکھا ہے:-

بچہ- مسلمانوں کے لئے مکہ میں رہنا بہت مشکل ہو گیا ہو گا-

ماں- صرف ظلم ہوتا تو شائد برداشت کرتے رہتے مگر مسئلہ یہ تھا کہ جس کام کے لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو مقرر کیا تھا وہی مشکل ہو گیا تھا- آخر آپ نے دعا کے بعد فیصلہ کیا کہ جو بھی سفر کی طاقت رکھتا ہے وہ مکہ چھوڑ کر حبشہ کی طرف چلا جائے وہاں کا بادشاہ بڑا انصاف پسند اور رحم دل ہے- اسلام میں جب کسی بستی میں عبادت کی اجازت نہ ہو خدا کا پیغام پہنچانے میں روک ہو اور اپنے عقیدہ کے اظہار پر پابندی ہو تو اس جگہ کو چھوڑ دینا ہجرت کہلاتا ہے- اس لئے مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کو ہجرت حبشہ کہتے ہیں-

نبوت کے پانچویں سال رجب کے مہینہ میں گیارہ مردوں اور چار عورتوں نے مکہ سے حبشہ کی طرف ہجرت کی- ان میں حضرت عثمان غنیؓ اور ان کی بیوی حضرت رقیہؓ حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ حضرت زبیر بن العوامؓ اور مصعب بن عمیرؓ وغیرہ شامل ہیں حبشہ براعظم افریقہ کے شمال مشرق میں جنوب عرب کے بالکل سامنے واقع ہے- دونوں کے درمیان بحیرہ احمر ہے- مسلمان پہلے میدانی سفر کر کے شعیبہ کی بندرگاہ تک گئے پھر تجارتی جہاز کے ذریعے سفر کیا-

بچہ- کیا مکہ والوں نے انہیں آسانی سے جانے دیا-

ماں- نہیں انہوں نے بندرگاہ تک ان کا پیچھا کیا لیکن وہاں پہنچے تو جہاز روانہ ہو چکا تھا- اس زمانہ میں حبشہ ایک طاقت ور اور مضبوط حکومت تھی- وہاں مسلمانوں کو امن نصیب ہوا- اور بادشاہ نے بھی بہت اچھا سلوک کیا- آہستہ آہستہ چھپ کر ۸۳- افراد حبشہ چلے گئے- اس دوران مکہ والوں نے ایک پروگرام کے تحت قریش کے معزز سرداروں عمر بن العاص اور عبداللہ بن ربیعہ کو قیمتی تحائف دے کر حبشہ روانہ کیا تاکہ بادشاہ سے مل کر انہیں واپس لائیں- ایسا نہ ہو کہ باہر کے علاقوں میں بھی اسلام پھیلنا شروع ہو جائے-

بچہ- اوہو پھر کیا ہوا-

ماں- یہ دونوں بادشاہ کے دربار میں گئے- اور بتایا کہ ان لوگوں نے اپنے باپ دادا کے مذہب کو چھوڑ کر نیا دین اختیار کر لیا ہے- اور یہاں آگئے ہیں- آپ انہیں ہمارے ساتھ بھجوا دیں- بادشاہ انصاف کرنے والا تھا- اس نے مسلمانوں کو بلا کر ان سے حبشہ آنے کی وجہ پوچھی- حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے سارا ماجرا سنایا- اور سورۃ مریم کی ابتدائی آیات کی تلاوت کی- وہ بہت متاثر ہوا- اور قریش کے تحائف لوٹا دیئے- وہ ناکام لوٹنا نہیں چاہتے تھے- انہوں نے پھر بادشاہ سے کہا کہ یہ صرف ہمارے دشمن نہیں آپ کے نبی حضرت عیسیٰ کے بارے میں جو ایمان رکھتے ہیں وہ ان سے معلوم کر لیں حضرت جعفرؓ نے جرات کے ساتھ اسلام کی تعلیم پیش کی کہ وہ حضرت عیسیٰ کو خدا کے بندے اور اس کا پیارا رسول سمجھتے ہیں-

بچہ- بادشاہ ناراض تو نہیں ہوا-

ماں- اس نے کہا کہ یہی اس کا بھی عقیدہ ہے اس پر اس کے دربار کے پادری غصے میں آگئے مگر بادشاہ نے کسی کی پرواہ نہ کی اور مسلمانوں کو آرام سے رہنے دیا-

بچہ- باقی مسلمانوں پر کیا بیت رہی تھی-

ماں- سختیاں بڑھتی جا رہی تھیں لیکن خدا تعالیٰ نے بھی اپنی قدرت کے نظارے دکھانے شروع کر دیئے تھے- نبوت کے چھٹے سال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ ایمان لائے اب تو کفار مکہ تڑپ اٹھے- انہوں نے ایک دفعہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دولت، عزت اور سرداری کی پیش کش کی- لیکن آپ کا جواب وہی تھا کہ میں اس کام کو نہیں چھوڑ سکتا تھک کر سرداران قریش نے ایک اور پیش کش کی کہ یوں کرتے ہیں کہ کبھی تم ہمارے بتوں کو پوج لو اور کبھی ہم تمہارے خدا کو سجدہ کریں آپ نے بڑے پیار سے سمجھایا کہ یہ ممکن نہیں ہے- جب ہمارا دل ہی نہیں مانے گا تو عبادت کیسے ہو گی- اس موقعہ پر سورۃ الکافرون نازل ہوئی-

بچہ- پھر تو وہ ہر طرح مایوس ہو گئے ہوں گے-

ماں- مایوسی میں انہوں نے انتہائی سخت فیصلہ کیا اور بنو ہاشم اور بنو مطلب سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہ چھوڑنے کی وجہ سے ہر قسم کا تعلق 'لین دین، تجارت' بند کرنے کا فیصلہ کیا- نبوت کے ساتویں سال محرم کے مہینے میں سرداران قریش کے دستخطوں سے ایک معاہدہ لکھ کر کعبہ میں لٹکا دیا جس کی رو سے دونوں قبائل ایک درے شعب ابی طالب میں قید ہو کر رہ گئے- وہاں کھانے پینے کی کوئی چیز بھی نہیں آسکتی تھی صرف حج کے زمانے میں مسلمان باہر نکل سکتے تھے- ان دنوں آپ قبائل میں گھوم پھر کر تبلیغ کرتے تھے- تین سال تک یہ ظلم جاری رہا- آخر خدا تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ معاہدہ میں سوائے اللہ کے لفظ کے باقی ساری تحریر کو دیمک چاٹ چکی ہے- آپ نے حضرت ابو طالب کو بتایا- کہ اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے- حضرت ابو طالب

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ رحمت اللہ

پیر شیر عالم صاحب

پرانے فائل دیکھتے ہوئے پیر صاحب کے ایک تیس سالہ پرانے خط پر نظر پڑی تو ماضی کی یادیں تازہ ہو گئیں ان کی شفقتیں اور احسان ایک ایک کرکے ذہن میں آنے لگے شاگردوں سے ان کی شفقت اور ہمدردی کا مجھے ذاتی تجربہ تھا مگر وہ بزرگ اساتذہ جن کو حضرت بانی سلسلہ کی صحبت کا براہ راست شرف حاصل تھا کیا بلند معیار ہو گا جن کا ذکر خیر آفتاب اقبال بارہا کر چکے تھے۔

پیر صاحب کا تقرر پہلی دفعہ جب ہمارے گاؤں کے سکول میں ہوا پیر صاحب بارعب پر کشش شخصیت تھے۔ لباس سادا مگر صاف ستھرا سر پر ترکی ٹوپی اور ہاتھ میں چھڑی رکھتے بعد ازاں بطور ہیڈ ماسٹر ان کا تقرر ہوا علاوہ دوسری ذمہ داریوں کے ساتویں اور آٹھویں جماعت کو انگریزی پڑھایا کرتے تھے۔ چارج لینے کے فوراً بعد ایک دن مجھے یہ دعائیہ الفاظ لکھ کر دیئے۔

"اے میرے محسن اور اے میرے خدا میں تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا اور انعام پر انعام کیا اور گناہ پر گناہ دیکھا احسان پر احسان کیا تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار نعمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما" اور فرمایا کہ اس دعا کو یاد کر لو اور روزانہ صبح اسمبلی کے وقت پڑھ کر سنایا کرو۔ چنانچہ دو سال تک میرا یہ معمول رہا۔

میری بڑی لڑکی عزیزہ نصرت کی شادی پر مجھے خط میں لکھا "عزیز شیخ رحمت اللہ ۲۰۔ اپریل کے الفضل میں آپ کی بیٹی کے نکاح کا اعلان ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے کے بیٹے کے ساتھ پڑھا بہت خوشی ہوئی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔ جس طرح اخبار میں اعلان تھا کہ دونوں خاندان بھی کسی تعارف کے محتاج نہیں اسی طرح میرے لئے بھی دونوں خاندان جانے بوجھے ہوئے ہیں۔ آپ تو شاگرد ٹھہرے۔ ملک صاحب کنجاہ کے رہنے والے ہیں ان کے والد صاحب ملک نور دین صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ مجھ سے بھی اپنے بیٹوں کی طرح محبت کیا کرتے تھے میں کنجاہ سات سال بہ سلسلہ ملازمت رہا تھا اور شروع سے ہی ان کے ساتھ تعلقات پیدا ہو گئے تھے ان کے دو چھوٹے بھائی عبدالرحمن اور عبدالرحیم میرے شاگرد تھے "کیا خمیر تھا ان بزرگوں کا، کیا جس سے تعلق پیدا عمر بھر رکھا۔ ان کی یہ خواہش رہتی کہ ان کے شاگرد تعلیم میں اعلیٰ معیار قائم کریں اور اچھی پوزیشنوں میں یونیورسٹی امتحانوں میں کامیابی حاصل کریں تاکہ دنیا میں نیک نام حاصل کر سکیں۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر سال آٹھویں جماعت کے ایسے طلباء کا ایک گروپ بناتے جن پر ان کو حسن ظن ہوتا ان طلبا پر خاص توجہ دیتے۔ سکول کے اوقات کے علاوہ بھی ان کو پڑھاتے تاکہ ان کی صلاحیت بڑھے۔ طبعاً منصف مزاج تھے بغیر تفریق کے ہر ایک کے مفاد کی حفاظت کرتے۔

پیر صاحب کی اولاد میں سے میں دو بیٹوں سے میں واقف ہوں منجھلے بیٹے سلطان عالم تھے تقسیم ہند کے وقت یہ قادیان میں تھے ایک معمر خاتون کو بچاتے ہندوستانی فوج کا نشانہ بنے اور اللہ کو پیارے ہو گئے ان کی بیوہ اور بچے گجرات میں آباد ہیں۔ بڑے بیٹے محمد عالم ہیں یہ محکمہ تعلیم میں اعلیٰ عہدے پر سے ریٹائر ہو کر لندن میں مقیم ہیں اور جماعتی کاموں میں مصروف ہیں بقیہ اولاد کے کسی فرد سے میں واقف نہیں ہاں سب کے لئے دعا گو ہوں یہ جہاں بھی ہوں خوش رہیں اور اپنے گرامی قدر والد کی خوبیوں سے وافر حصہ پائیں۔ آمین۔

مجھے یہ نوٹ لکھنے کی تحریک اس احساس سے ہوئی کہ شاید بزرگ اساتذہ کے ذکر خیر سے ہمارے نوجوان اساتذہ کو فائدہ پہنچے۔ قادیان کا مجھے ذاتی تجربہ تو نہیں مگر ان اساتذہ کے حسن خلق کا تذکرہ بارہا سن چکا تھا اور وہ بھی ایک غیر از جماعت کی زبان سے بیرسٹر آفتاب اقبال علامہ اقبال کے بڑے صاحبزادے تھے۔ کراچی میں آباد تھے۔ میرے ملنے والے تھے۔ میٹرک تک تعلیم کا زمانہ قادیان میں گذار چکے تھے۔ اس لئے حضرت مولانا شیر علی صاحب اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے خاص عقیدت رکھتے تھے۔ ان بزرگوں کا جب بھی ذکر کرتے تو ان کی دلی عقیدت کے اثرات ان کے چہرے پر نمایاں ہوتے۔

خوش تر آں باشد کہ سرِّ دلبراں
گفتہ آید در حدیثِ دیگراں

دولت نگر ہمارے گاؤں کا نام ہے ہمارا اسکول اس علاقہ میں واحد ادارہ تھا جہاں آٹھویں جماعت تک انگریزی ذریعہ تعلیم بھی تھا۔ خوبصورت وسیع و عریض کھیل کے میدان موجود تھے انگریز کا زمانہ تھا ہندو اور عیسائی محکمہ تعلیم پر چھائے ہوئے تھے ان حالات میں پیر صاحب کا بحیثیت ہیڈ ماسٹر اس سکول میں تقرر ان کی صلاحیتوں کا اعتراف بھی تھا اور صلہ بھی بفضل خدا پیر صاحب نے اپنے فرائض کو نبھایا بھی خوب تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے۔ بہترین اجر سے نوازے۔ مغفرت اور درگذر کا سلوک فرمائے۔ ان کی اولاد کا ہر فرد ان کی خوبیوں سے وافر حصہ پانے والا ہو اور اپنے محترم والد کے لئے صدقہ جاریہ ثابت ہو۔

نسیم سیفی

ایک نئی بات

جب بنگلہ دیش کے قیام سے پہلے مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کی جنگ ہو رہی تھی تو ایسی خبریں سننے میں آتی تھیں کہ باغات میں تمام پھلوں کو زہر کے ٹیکے لگا دیئے گئے ہیں تاکہ بیرونی فوجیں یعنی مغربی پاکستان کی فوجیں ان باغات میں سے گذرتے ہوئے اگر ان پھلوں کو کھائیں تو یہ ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جائیں۔ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ بات درست تھی یا غلط۔ ہمیں تو اس وقت بھی غلط لگتی تھی اور اب بھی غلط لگتی ہے۔ لیکن جس طرح کہتے ہیں کہ جھوٹ بولو تو اتنا جھوٹ بولو کہ چمٹ جائے۔ اسی طرح یہ افواہ یا یہ خبر اتنی پھیلی کہ بہت سے لوگ اس پر یقین کرنے لگے۔

پھلوں کو ٹیکے لگ سکتے ہیں یا نہیں یہ بھی ہمیں معلوم نہیں لیکن اب فصلوں کو ٹیکہ لگانے کی بات سامنے آ گئی ہے۔ جب مصنوعی کھادیں ایجاد نہیں ہوئی تھیں تو فصلوں کو گوبر وغیرہ کی کھاد دی جاتی تھی۔ مصنوعی کھادیں ایجاد ہوئیں تو زمیندار پھولا نہ سمایا۔ کیونکہ اس کے ذریعے پیداوار میں خاصہ اضافہ ہو گیا۔ اور ایک لمبے عرصے تک ایسا ہی ہوتا رہا پھر تحقیقات سے پتہ چلا کہ جو سپرے کئے جاتے ہیں اور جو کھادیں استعمال کی جاتی ہیں ان میں زہریلا مواد ہوتا ہے۔ سپرے کرنے والے اور کھادیں ڈالنے والے بھی بعض اوقات ہلاکت کے منہ میں چلے گئے۔ ماحول بھی اس سے آلودہ ہوا۔ اور ماحول تو آج کل ایسی بات ہے کہ ساری دنیا میں اس کا چرچا ہے۔ ماحول ٹھیک ہونا چاہئے گویا کہ جن کھادوں اور سپرے سے زمیندار کسی وقت پھولا نہ سماتا تھا۔ اب اسے بتایا گیا ہے کہ یہی کھادیں اور سپرے آلودگی پیدا کرتی ہیں۔ انسانوں کے لئے بھی، فضا اور پانی کے لئے بھی۔ اور اس کو دور کرنے کے لئے انہوں نے ایک ایسا محلول تیار کیا ہے جو چند منٹوں میں فصلوں کے اندر داخل ہو جاتا ہے اور ماحول میں اپنا کوئی اثر نہیں چھوڑتا۔ نہ سپرے کرنے والے پر نہ فضا میں نہ پانی میں۔ یہ محلول جو اس طرح سپرے کیا جائے گا۔ اسے ٹیکے ہی کا نام دیا گیا ہے۔ سپرے کرتے ہوئے یوں لگے گا کہ یہ فصلوں کو ٹیکہ لگا دیا گیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ اس ٹیکے میں ضرر رسانی کے آثار ہرگز موجود نہیں ہیں۔

تو آپ نے دیکھا کہ پہلے زہر کے ٹیکے کی افواہ سنی اور اب یہ خبر آئی ہے کہ فصلوں کو ٹیکہ لگا کر فصلوں کو سپرے کھادوں سے بے نیاز کر دیا جائے گا۔ اور فصلیں پہلے سے بھی زیادہ ہوں گی اس لئے کہ یہ سپرے فصلوں کے تنوں میں داخل ہو جائے گا اور اس طرح ان کی نشوونما میں زیادہ مفید ثابت ہو گا۔

مُسرّت کا ایک اداریہ

بشریٰ صدیقہ مدیرہ مسرت ڈائجسٹ کراچی جولائی ۱۹۹۵ء کے شمارے کے اداریہ میں کہتی ہیں:-

گذشتہ چند ہفتوں سے پاکستان ہی میں نہیں بلکہ بھارت، بنگلہ دیش، اور سری لنکا کے علاوہ جنوبی ایشیا کے پورے خطہ میں گرمی کی شدت اپنے پورے عروج پر ہے۔ یہی نہیں بلکہ روس جیسے اعتدال پسند موسم کے حامل ملک میں بھی اس بار گرمی نے ۱۰۴۔ سالہ پرانے ریکارڈ توڑ دیئے۔ وہاں ۹۰/ ڈگری فارن ہائٹ گرمی کی شدت ریکارڈ کی گئی۔ ہمارے ملک کا بیشتر حصہ بھی اس وقت شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے۔ پنجاب کے دور دراز کے علاقے اور اندرون سندھ میں لو لگنے اور مختلف بیماریاں پھوٹ پڑنے سے اب تک سینکڑوں کی تعداد میں عام لوگ لقمہ اجل بن چکے ہیں۔

حکومت امراض چشم اور گرمی سے پھیلنے والی دیگر بیماریوں پر قابو پانے کے لئے تگ و دو میں لگی ہوئی ہے۔ اور بار بار ذرائع ابلاغ کے ذریعے ان بیماریوں سے بچنے کے لئے احتیاطی تدابیر کا پرچار کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے کہ گرمی سے متاثرہ پورے خطے کا موسم خوشگوار ہو جائے اور انسانی جانوں کا ضیاع تھم جائے۔

انسانی جانوں کے زیاں کے حوالے سے ان دنوں کراچی کے حالات بھی خاصے بگڑے ہوئے ہیں۔ دہشت گردی روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور کوئی دن ایسا نہیں گذرا جب دس پندرہ افراد گولیوں کا نشانہ نہ بنتے ہوں۔ کراچی کے حالات اس قدر بگڑ چکے ہیں کہ نہ تو عام آدمی گھر میں محفوظ ہے اور نہ ہی اپنی دکان یا دفتر میں اسے تحفظ کا احساس ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ ان دہشت گردوں کو پکڑنے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ پولیس کے اہلکار اور رینجرز کے عہدہ دار بھی دہشت گردوں کی زد سے آزاد نہیں ہیں۔

ملک کا سب سے بڑا شہر جل رہا ہے۔ لوگ مر رہے ہیں لیکن شنوائی کرنے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ حکومت کے خاطر خواہ اقدامات کے باوجود زندگی کا یہ کھیل جاری ہے۔ حکام بالا کی بے حسی کا یہ حال ہے کہ وہ کراچی کو نظر انداز کر کے بوسنیا

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

چیچنیا میں پھر لڑائی

روس اور چیچنیا کے درمیان معاہدہ طے پا جانے کے باوجود روس اور چیچنیا کے جانبازوں کے درمیان لڑائی کی خبر ملی ہے۔ روس کی فوجی کمان نے دعویٰ کیا ہے کہ دونوں فریقوں میں فوجی معاہدے پر دستخطوں کے باوجود روس اور چیچنین جانبازوں کے درمیان ایک لڑائی میں 36 چیچنین جانباز مارے گئے۔ جبکہ روس کے چھ فوجی ہلاک ہوئے۔ روسی فوج کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ چیچنین فوجیوں نے گھات لگا کر روسی فوجیوں پر حملہ کیا جس کے نتیجہ میں ایک روسی فوجی ہلاک ہو گیا اور 5 زخمی ہوئے۔

چند روز قبل روس اور چیچنین فوجیوں کے درمیان جس معاہدے پر دستخط ہوئے تھے اس کو چیچنیا کے صدر دوداؤ دایوف نے اگلے ہی دن مسترد کر دیا تھا۔ انہوں نے الزام لگایا تھا کہ یہ معاہدہ زبردستی کروایا گیا ہے۔ دستخط ہونے سے قبل چیچنین وفد کو قید میں رکھا گیا اور ان کو ہراساں کیا گیا۔ اس کے بعد ان سے زبردستی اس معاہدے پر دستخط کروائے گئے۔

اس معاہدے کی سب سے اہم شق یہ تھی کہ روسی فوج مرحلہ وار چیچنیا سے نکل جائے گی۔ اس کو چیچنیا کی بڑی فتح قرار دیا جا رہا تھا۔

○○○

کروشیا کی فتوحات

کروشیا کی فوجوں نے علیحدگی پسند سربوں کو پے در پے شکست دے کر جنگ کا نقشہ بدل دیا ہے۔ اب وہ کرانجینا کے علاقے میں جو سربوں کا دارالحکومت قرار دیا جاتا ہے، سرب فوج پر ایک فیصلہ کن اور کاری ضرب لگانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ کروش فوجوں کا توپ خانہ کروشیا کے سرحدی علاقے میں سرب فوجوں کے زیر قبضہ تیسرے اور آخر شہر کنین پر شدید گولہ باری کر رہا ہے۔ سرب فوجیں اب ہتھیار ڈالنے کا سوچ رہی ہیں۔

بی بی سی ٹی وی کے مطابق کروش فوجیں کرانجینا پر بڑا حملہ کرنے والی ہیں۔ اقوام متحدہ کے نمائندے یاسوسی آکاشی نے جو ایک جاپانی ہیں، کروشیا کے صدر تجمان سے کہا ہے کہ وہ لڑائی کے فیصلہ پر نظر ثانی کریں۔

کروشیا کے صدر شمالی مغربی بوسنیا میں بہاج کے محصور علاقہ میں اقوام متحدہ اور سربوں کے درمیان ہونے والے جنگ بندی کے معاہدے کو پہلے ہی مسترد کر چکے ہیں۔ اب کروش فوجوں نے سربوں پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔

خبر رساں ایجنسیوں کے مطابق کنین جو کہ سرب علیحدگی پسندوں کا کروشیا کے سرحدی علاقے کے قریب ہیڈ کوارٹر ہے وہاں پر دست بدست جنگ ہو رہی ہے۔ کنین پر سربوں نے 1991ء میں قبضہ کیا تھا۔ کروشیا کی فوجوں کا ساتھ ہزاروں بوسنیائی کروش بھی دے رہے ہیں۔ کروش فوجیوں کی گولہ باری سے کنین شہر میں جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھی ہے اور آسمان پر دھواں چھا گیا ہے۔ کنین کے ہوٹل بند ہو گئے ہیں ٹیلی فون کے روابط ٹوٹ گئے ہیں اور بجلی بند پڑی ہے محاصرہ میں آنے والے علیحدگی پسند باغی سرب اپنی فوجی گاڑیوں سمیت شہر کی سڑکوں پر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ایک بیس سالہ سرب باشندے نے یہ تسلیم کیا ہے کہ اب اس علاقے میں شکست سربوں کا مقدر بن چکی ہے۔

○○○

بوسنیا کیلئے ایرانی امداد

ایران کے بارے میں اس سے پہلے بھی غیر مصدقہ اطلاعات ملتی رہی ہیں کہ ایران بوسنیا کے مسلمانوں کو اسلحہ فراہم کر رہا ہے۔ تاہم عالمی پابندیوں کی وجہ سے ایران نے کبھی اس کا کھل کر اظہار نہیں کیا تھا۔ لیکن سربوں کے تازہ مظالم اور عالمی ادارے کی تضحیک کے بعد جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کے پیش نظر ایران نے کھل کر اعلان کیا ہے کہ سربوں کو ہر قسم کی مدد دی جائے گی۔ ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ ایران سرب جارحیت کے خلاف نبرد آزما بوسنیائی مسلمانوں کی امداد کے لئے فوج اور دیگر دفاعی سامان بھیجے گا۔ بوسنیا کے دورے سے واپسی پر تہران میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے دوٹوک الفاظ میں اعلان کیا کہ ہم نے یہ عزم کر رکھا ہے کہ ہم بوسنیائی مسلمانوں کو ان کے دفاع کے لئے ہر ممکن دفاعی اور اخلاقی مدد فراہم کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں خصوصی اقدامات بھی کریں گے۔

ایرانی وزیر خارجہ نے کہا کہ سوموار کے روز مجھ سے ملاقات میں بوسنیائی لیڈروں نے بھاری اسلحہ کے حصول کی خواہش ظاہر کی۔ تاکہ وہ بوسنیائی شہروں پر سربوں کی گولہ باری کا جواب دے سکیں۔

واضح رہے کہ اسلامی کانفرنس نے گذشتہ ماہ انتباہ کیا تھا کہ وہ بوسنیا پر عائد پابندیوں کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔ کیونکہ سربوں نے بین الاقوامی قوانین اور اقوام متحدہ کی ہدایات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے محفوظ قرار دیئے گئے علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔

○○○

کیتھولکس کو جمہوریت پسند باغیوں کا سامنا

مارٹن لوتھر کی رومن کیتھولک چرچ کے خلاف بغاوت کے قریباً 500 سال بعد چرچ کو اب اپنے پیروکاروں کی طرف سے ایک نئی بغاوت کا سامنا ہے۔

عیسائیت میں وسیع پیمانے پر "اصلاحات" کے نقطہ نظر سے تیار کی جانے والی ایک دستاویز جس پر آسٹریا میں 5 لاکھ دستخط حاصل کئے جا چکے ہیں اب جرمنی میں بھی لائی جا رہی ہے۔ اس تحریک کو کیتھولک چرچ کے ایک بڑے گھر آئرلینڈ میں بھی حمایت حاصل ہو رہی ہے۔

عیسائیت کے جن اصولوں کے خلاف احتجاج کیا جا رہا ہے ان میں پادریوں کی رہبانیت (غیر شادی شدہ رہنے کی صورت میں) جنسی اخلاق اور چرچ میں جمہوریت رائج کرنے کے بارے میں ہے۔ اس احتجاج کا پس منظر عیسائی پادریوں اور بشپ صاحبان میں جنسی سکینڈلوں کا پے درپے منظر عام پر آنا ہے۔

44 سالہ کرسچین ویزنر جو ہنوور سے اس مہم کی نگرانی کر رہا ہے نے کہا ہے کہ ہمارا مقصد عیسائی عقائد میں کوئی ترمیم کرنا نہیں ہے۔ ہمارا مقصد یہ ہے کہ سینکڑوں سال پہلے کے بعض تصورات اور رواجات کو بدلا جائے جن کا ماضی میں ممکن ہے کوئی جواز رہا ہو مگر اب وہ غیر معقول نظر آتے ہیں۔ چرچ میں پہلے بھی تبدیلیاں آتی رہی ہیں اور اب پھر وقت آگیا ہے کہ چرچ میں تبدیلیاں لائی جائیں۔

اس دستاویز میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ چرچ کے پادریوں کی رہبانیت کو اختیاری رکھا جائے۔ یعنی جو چاہے شادی کرلے اور جو چاہے شادی نہ کرے۔ عورتوں کو چرچ میں برابر کے حقوق دیئے جائیں۔ ان کو پادری بننے کا موقع بھی فراہم کیا جائے۔ جنسی مسائل میں اخلاقی حدود کو قائم رکھا جائے۔ طلاق اور ہم جنسیت میں ہمدردانہ نکتہ نظر اختیار کیا جائے اور پادریوں اور بشپ صاحبان کے تقرر میں جمہوریت رائج کی جائے۔

مسٹر ویزنر جرمنی میں اپنی مہم کا آغاز ستمبر سے کریں گے۔ مگر ابھی ان کو عام آدمیوں کے علاوہ پادریوں کی طرف سے بھی حمایت حاصل ہونا شروع ہو گئی ہے۔

رومن کیتھولک چرچ کا مرکز ویٹی کن ان معاملات میں بہت حساس ہوتا ہے۔ اور اگر ویزنر کو یہاں بھی آسٹریا جیسی کامیابی حاصل ہو گئی تو اس کے نتائج غیر معمولی ہو سکتے ہیں۔

آسٹریا کے چرچ کی شہرت کو اس سال جس چیز نے شدید نقصان پہنچایا تھا وہ اس کے پادریوں کے بعض جنسی سکینڈل تھے۔ آرچ بشپ آف ویانا کے خلاف جنسی بے راہروی کے الزامات عائد کئے گئے۔ اور مقامی پادریوں کی مرضی کے خلاف کارڈینل ہینس ہرمن گور کا تقرر بھی اس احتجاج کا باعث بنا۔ 20 سال قبل اس پادری پر سکول کے لڑکوں سے جنسی بے راہروی کے الزامات عائد کئے گئے تھے۔ باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 4

ے کہنے پر دیکھا گیا تو ایسا ہی تھا۔ معاہدہ ختم ہو چکا تھا یوں یہ ظلم ختم ہوا لیکن مسلسل تکلیفوں کی وجہ سے اسی سال یعنی دس نبوی میں آپ کی چاہنے والی بیوی یعنی حضرت خدیجہؓ اور محبت و شفقت کرنے والے سرپرست چچا ابو طالب اللہ کو پیارے ہو گئے۔ اسی وجہ سے یہ عام الحزن یعنی غم کا سال کہلاتا ہے۔

بچہ۔ اب تو رسول کریم ﷺ اکیلے رہ گئے ہوں گے۔ کیا باہر آکر تبلیغ میں اضافہ ہوا۔

ماں۔ آپ نے مکہ سے باہر کے علاقوں میں تیزی سے تبلیغ شروع کر دی۔ آپؐ حارث بن زیدؓ کے ساتھ طائف کی وادی میں گئے۔ ان کے سرداروں سے ملے۔ لیکن یہ بھی بدنصیب ہی نکلے۔ انہوں نے تو حد کر دی۔ پہلے تو آپ کو بستی سے نکالا۔ پھر آوارہ لڑکے پیچھے لگا دیئے۔ جنہوں نے پتھر برسا برسا کر آپ کا مقدس وجود لہولہان کر دیا۔ آخر آپ نے طائف سے تین میل دور عتبہ بن ربیعہ کے باغ میں پناہ لی۔ آپؐ ایک ندی کے کنارے اپنے خون آلود پاؤں دھو رہے تھے۔ کہ وہیں پر پہاڑوں کا فرشتہ نازل ہوا اور کہا کہ آپ فرمائیں تو ان دونوں پہاڑوں کو آپس میں ٹکرا کر ساری قوم کو تباہ کر دیں۔ مگر آپؐ نے منع فرمایا اور فرمایا کہ میں اسی وادی سے اسلام کے سورج کو طلوع ہوتے دیکھتا ہوں۔

بچہ۔ پھر کیا ہوا۔

ماں۔ آپؐ مکہ کے قرب و جوار کے علاقوں میں چلے جاتے اور میلوں وغیرہ میں گھوم پھر کر تبلیغ کرتے۔ اگر کوئی مسافر مکہ آتا تو انہیں بھی اسلام کا پیغام دیتے۔ انہی دنوں میں قبیلہ اوس کے سردار کو تبلیغ کی اور وہ مسلمان ہو گئے۔ بارہ نبوی کو آپ کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ یہ واقعہ معراج کہلاتا ہے۔ قرآن پاک کی سورۃ نجم میں اس واقعہ کا ذکر ہے اس موقعہ پر پانچ نمازیں فرض ہوئیں۔

بقیہ صفحہ 5

چیچنیا اور کشمیر کی باتیں کرتے ہیں۔ دامن کی آگ بڑھتی جا رہی ہے اور ہم اسے "سب ٹھیک ہے" کہہ رہے ہیں۔ کشمیر ہمارا ہے۔ اس پر ہمارا ہی حق ہے۔ اور اسے آزاد بھی ہونا چاہئے لیکن کیا کراچی شہر ہمارا نہیں۔ اس پر تو ہمارا پہلا حق ہے ملک میں امن و امان ہو گا تبھی تو ہم کشمیری بھائیوں کو بھارت کے حد درجہ ظلم و ستم سے بچا سکیں گے۔ پھر ہم اس اہم نکتہ پر توجہ کیوں نہیں دیتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30136

Harodi S/O Abang پیشہ مزدوری عمر 69 سال بیعت 1982-1-15 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 91-6-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین برقبہ 3500 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 1'250'000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ 15'000 روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Harodi S/O Abang

انڈونیشیا گواہ شد نمبر1 Ahmad Suryana

پسر موصی گواہ شد نمبر2

Anirohani S/O Endeng Sutia

انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30137

I Mrs. Warsah Widow of Janda

پیشہ خانہ داری عمر 61 سال بیعت 1960ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی 20 گرام مالیتی پانچ لاکھ روپے اور حق مہر بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 50'000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Warsah Widow of Janda

انڈونیشیا گواہ شد نمبر1

Nana Masyir Ahmad S/O Htjoetjoe Wiratmaja

انڈونیشیا گواہ شد نمبر2

R.Ma'Mur S/O H. Moh Idris

انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30138

I Enang Bachrudin S/O Esyamsudin

پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت 73-1-15 ساکن جابر انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-7-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) مکان برقبہ 114 مربع میٹر واقع جابر انڈونیشیا مالیتی 25'000'000 روپے (2) ایک موٹر کار مالیتی آٹھ ملین روپے (8'000'000 روپے) (3) سامان بجلی مالیتی ایک ملین روپے (1'000'000 روپے) اس وقت مجھے مبلغ 990'000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد Enang Bachrudin انڈونیشیا

گواہ شد نمبر1

Asep Kurniadi S/O S'ResMana

انڈونیشیا گواہ شد نمبر2

KOmbali-Kamaludin S/O Amut Mahmud

جابر انڈونیشیا۔

مسل نمبر 30139

I Mrs Aam Hasanah W/O Enang Baharudin

پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت 75-5-15 ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 94-7-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) فرنیچر مالیتی چھ لاکھ روپے (2) سامان بجلی مالیتی ایک ملین روپے (3) زیورات طلائی وزنی 50 گرام ایک ملین روپے اور حق مہر بذمہ خاوند دو لاکھ روپے کل جائیداد دو ملین آٹھ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 20'000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ

Mrs Aam Hasanah W/O Enang Baharudin

انڈونیشیا گواہ شد نمبر1

Asep Kurniadi S/O S.Resman

جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر2

Kombali Kamaludin S/O Amut Mahmud

جابر انڈونیشیا۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ ملک وسیم احمد صاحب ابن خالد سیف اللہ صاحب ناصر آباد ربوہ کے مثانہ کا کامیاب آپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان دار القضاء

○ (مکرم تنویر احمد صاحب جنجوعہ بابت ترکہ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب)

مکرم تنویر احمد صاحب جنجوعہ ولد چوہدری غلام قادر صاحب C/O مکرم ملک زیاد عمر صاحب مکان نمبر 13/6 دار النصر غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کے قطعات نمبر 22/29، 23/29 رقبہ فی قطعہ دس مرلے واقعہ محلہ دار العلوم شرقی ربوہ درخواست دھندہ کے نام منتقل کردیئے جائیں۔ دیگر ورثاء کو اس انتقال پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

1- مکرم نصیر احمد خاں جنجوعہ صاحب (پسر)
2- مکرم مختار احمد خاں جنجوعہ صاحب (پسر)
3- مکرم منیر احمد خاں جنجوعہ صاحب (پسر)
5- مکرم مبشر احمد خاں جنجوعہ صاحب (پسر)
5- مکرم تنویر احمد خاں جنجوعہ صاحب (پسر)
6- مکرمہ عذرا نسرین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء- ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

ہے حسن و احسان پر۔ پھر یہ دونوں باتیں بدرجہ کامل کس میں موجود ہیں۔ اللہ ہی میں۔ احسان دیکھو تو تم کچھ نہ تھے تم کو اس نے بنایا۔ کیسا خوبصورت۔ تنومند اور دانشمند انسان بنا دیا۔ بچے تھے ماں کی چھاتیوں میں دودھ پیدا کیا۔ سانس لینے کو ہوا۔ پینے کو پانی۔ کھانے کو قسم قسم کی لطیف غذائیں۔ طرح طرح کے نفیس لباس۔ اور آسائش کے سامان کس نے دیئے؟ خدا نے!! میں کہتا ہوں کیا چیز ہے جو انسان کو فطرتاً مطلوب ہے اور اس نے نہیں دی۔ سچی بات یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احسان اور افضال کو کوئی گن ہی نہیں سکتا۔ حسن دیکھو تو کیسا اکمل۔ ایک ناپاک قطرہ سے کیسی خوبصورت شکلیں بناتا ہے۔ کہ انسان محو ہو کر رہ جاتا ہے۔ پاخانہ سے کیسی سبز اور نرم دل خوش کن کونپل نکالتا ہے۔ انار کے دانے کس لطافت اور خوبی سے لگاتا ہے۔ ادھر دیکھو ادھر دیکھو آگے پیچھے دائیں بائیں۔ جدھر نظر اٹھاؤ گے اس کے حسن کا ہی نظارہ نظر آئے گا۔ اور یہ بالکل سچی بات پاؤ گے۔ (-) ساری دنیا میں جس قدر مذاہب باطلہ ہیں انہیں دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے کسی اسم یا صفت کا انکار کیا ہے اور اسی انکار نے ان کو بطلان پر پہنچا دیا ہے۔ ایک بت پرست اگر خدا تعالیٰ کو علیم۔ خبیر۔ سمیع۔ بصیر۔ قادر جانتا ہے تو کیوں پتھر شجر۔ ہوا۔ سورج۔ چاند اور ارذل ترین چیزوں کے سامنے سجدہ کرتا اور اس کی استتی کرتا ہے۔ اور کوئی جواب نہیں ملتا تو یہی عذر تراش لیا کہ ہماری عبادت صرف اسی لئے ہے کہ یہ اصنام و معبود ہم کو خدا تعالیٰ کے حضور پہنچا دیں اور مقرب بارگاہ الٰہی بنا دیں۔

اصل یہی ہے کہ وہ اس بات کے قائل نہیں ہیں کہ خدا تعالیٰ ہر غریب و گنہگار کی آواز سنتا ہے اور ہر ایک دور شدہ کو نزدیک کرنا چاہتا ہے۔ اونچی آواز سے پکارو یا دھیمی آواز سے وہ سمیع ہے۔ اگر ایسا مانتے تو کبھی بھی وہ مخلوق عاجز اور ناکارہ مخلوق کے آگے ہاں ان اشیاء کے آگے جو انسان کے لئے بطور خادم ہیں سر نہ جھکاتے اور یوں اپنے ایمان کو نہ ڈبوتے۔

(از خطبہ ۲۱- اپریل ۱۸۹۹ء)

بقیہ صفحہ 6

13 ہفتوں کے اندر اندر 5 لاکھ افراد نے جو کہ کیتھولکس کی تعداد کا نصف ہیں اس دستاویز کی حمایت کردی۔ یہ مہم اب جرمنی میں بھی چلنے والی ہے۔

مسٹر ویزنر نے کہا ہے کہ پہلے تو ہمیں جرمنی میں اپنی کامیابی کی زیادہ امید نہیں تھی کیونکہ یہاں آسٹریا کی طرح کے سکینڈل سامنے نہیں آئے تھے اور یہاں پر قدامت پسندوں اور لبرل سوچ رکھنے والوں کی آسٹریا کی طرح تقسیم بھی نہ تھی۔

فی الحقیقت جرمن چرچ متعدد مشکلات کا شکار ہے۔ ہر سال ڈیڑھ لاکھ افراد چرچ کو چھوڑ رہے ہیں۔ 1965ء سے اب تک 8 ہزار پادری اپنا عہدہ چھوڑ چکے ہیں۔ مزید 20 ہزار ایسا ہی کرنے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں۔ اور اب یہ صورت حال ہے کہ تین میں ایک چرچ میں کوئی پادری موجود نہیں۔

چرچ کے وفاداروں کے چرچ سے علیحدگی اختیار کرنے سے چرچ مالی مشکلات سے گھر چکا ہے۔ چرچ کے مالی ذرائع کا بڑا حصہ اس ٹیکس سے پورا ہوتا تھا جو حکومت نے ان لوگوں پر لگایا تھا جو کسی قسم کے مذہبی رجحان کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن اب بڑھتی ہوئی بے روزگاری اور ٹیکس کے قوانین میں تبدیلی سے چرچ کی آمدنی کم ہوگئی ہے۔ چرچ کے بعض ادارے بند کر دیئے گئے ہیں اور سٹاف کو جواب دے دیا گیا ہے۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5 اگست۔1995ء
درجہ حرارت کم از کم 23 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں مزید خونریزی کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ 8۔افراد کو قتل کر دیا گیا۔ گلشن اقبال میں رات دو بجے این ای ڈی یونیورسٹی کے دو طلبہ پر فائرنگ کی گئی۔ ایک ہلاک اور دوسرا شدید زخمی ہو گیا فیصل بیس کے ائرفورس کے دو ملازمین کو بازیاب کرالیا گیا الکرم کا محاصرہ بھی ختم کر دیا گیا۔ پولیس نے رات بھر تلاشی لی۔ اورنگی سیکٹر میں چوبیس سالہ نامعلوم شخص کو پہلے اغوا کیا گیا پھر تشدد کر کے گولی مار دی گئی۔ ہاتھ پیر بندھی نعش سڑک پر پھینک دی گئی۔ دہشت گردوں نے پیرالٰہی بخش کالونی کے کمپاؤنڈ کو گھیرے میں لے کر اندھا دھند فائرنگ کر دی۔ کلفٹن میں جوڈیشل مجسٹریٹ ساؤتھ کو گھر سے بلا کر گولی مار دی گئی پولیس ہیڈ کوارٹر سے ایک شخص کو اغوا کر کے ہلاک کر دیا گیا۔ ایک کانسٹیبل کو گولی ماری دی گئی۔ دہشت گردی میں میں ملوث دو درجن پولیس اہلکار حراست میں لے لئے گئے۔

○ سپرہائی وے پر ٹرک سے اسلحے کی ایک بہت بڑی کھیپ پکڑی گئی جو کراچی لیجائی جا رہی تھی اسلحے میں 54 سب مشین گنیں 35 ہزار کارتوس 14 پستول 20 کلو دھماکہ خیز مواد 40 ہینڈ گرینیڈ اور دیگر اسلحہ شامل ہے۔

○ ایم کیو ایم مذاکراتی ٹیم کے ارکان کو بیرون ملک جانے سے روک دیا گیا ہے ایک رکن شعیب بخاری کو ائرپورٹ پر روک لیا گیا۔

○ ایم کیو ایم نے کہا ہے کہ مذاکرات کے لئے کوئی ہمارے پاس نہیں آیا۔ اب فیصلہ الطاف کریں گے۔ مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا ہے کہ تازہ ہلاکتیں فاروق دادا کی ہلاکت کا ردعمل نہیں بلکہ تیسری قوت کا کام ہے۔ بیرونی ہاتھ بھی ملوث ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگ کراچی میں نسلی فسادات چاہتے ہیں۔

○ سیلاب کا زور اب جنوبی پنجاب اور سندھ کی طرف ہو گیا ہے۔ مزید علاقے اور بستیاں اجڑ گئیں۔ سندھنائی اور چناب میں پنجند کے مقام پر اونچے درجے کا سیلاب ہے۔ گدو میں پانی کا اخراج 9 لاکھ 62 ہزار کیوسک تک پہنچ گیا۔ بڑا سیلابی ریلا سکھر پہنچ گیا ہے۔ سندھنائی بیراج کو خطرہ ہے۔ راوی میں شگاف ڈالنے کے لئے ڈائنامائیٹ لگا دیئے گئے ہیں۔ عبدالحکیم تلمبہ اور پیر محل میں پانی داخل ہو گیا۔ ترنڈہ محمد پناہ میں حفاظتی بند ٹوٹ جانے سے کپاس کی فصل تباہ ہو گئی۔ منچن بند کو سیلاب سے بچانے کے لئے بھرپور کوششیں جاری ہیں۔

○ سیلاب کی تباہ کاریاں جاری رہنے کے ساتھ ہی ملک کے مختلف حصوں میں بارشوں کا سلسلہ پھر سے شروع ہو گیا ہے جمعہ اور ہفتہ کو مختلف علاقوں میں ہلکی اور تیز بارش ہوئی۔

○ کراچی میں آپریشن کا دائرہ مزید علاقوں تک بڑھا دیا گیا۔ 50۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ بھاری اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔ رفاہ عامہ سوسائٹی' الفلاح سوسائٹی' باغ منیر اور شمس سوسائٹی کا پورا علاقہ گھیرے میں لے کر گھر گھر تلاشی لی گئی۔ 5 دہشت گرد بھی گرفتار ہو گئے۔ ان کے نام خفیہ رکھے جا رہے ہیں ان پر فوج اور رینجرز کے جوانوں کو شہید کرنے کا الزام ہے۔ بعض مکانوں پر دہشت گردوں کا تربیتی مرکز ہونے کا شبہ ہے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ حکومت نے انتقامی کارروائیوں میں ضیاء آمریت کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔

○ حکومتی مذاکراتی ٹیم کے قائد مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کی قوی امید ہے۔ ایم کیو ایم فون پر رابطہ کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف حسین کے متنازعہ انٹرویو نے حالات خراب کر دیئے ہیں اگر مطلوبہ وضاحت کر دی جائے تو الطاف گروپ کو ایم کیو ایم کہنے کو تیار ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی بکتر بند گاڑیاں لاہور پہنچ گئی ہیں۔ ریلوے سٹیشن پر مال گاڑی میں لدی 14 گاڑیاں مسافروں کی حیرت کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ بعض ملازمین کے مطابق یہ افغانستان اور بعض کے خیال میں یہ کراچی بھیجی جا رہی ہیں۔

○ صوبہ سرحد میں مسلم لیگ جونیجو گروپ اور نواز گروپ متحد ہو گئے ہیں۔ اب پنجاب اور ملکی سطح پر کوشش جاری ہے۔ بلوچستان میں بھی یہ اتحاد ہو چکا ہے۔ یہ بات مسلم لیگ (ج) کے مسٹر ظفر اللہ جمالی نے بتائی۔

○ صدر مملکت نے کہا ہے کہ اہم سیاسی مسائل پر تمام سیاسی جماعتیں ہم آہنگ ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی درجہ حرارت کم کرنے کے لئے میں نے اخبارات کے ایڈیٹرز سے ملاقات کر کے اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ مگر اس کا مثبت اثر دیکھنے میں نہیں آسکا۔ انہوں نے کہا کہ اخبارات ملک کے سیاسی مسائل کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں ان یہ رویہ معاشرے میں بے یقینی کا باعث بنتا ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ قومی حکومت کے بارے میں میرے کردار کے حوالے سے اعجاز الحق نے جو بات کی ہے اس کے بارے میں انہی سے پوچھا جائے۔ مسٹر اعجاز الحق نے کہا تھا کہ قومی حکومت جلد بن رہی ہے اس میں منظور وٹو اہم کردار ادا کریں گے۔

○ وفاقی وزیر تعلیم خورشید شاہ نے کہا ہے کہ اگر عمران خان سیاست میں آنا چاہتے ہیں تو ہم انہیں سیاست سکھا دیں گے۔

○ واپڈا کے نادہندگان سے رقوم کی وصولی کے لئے خصوصی عدالتیں قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ کراچی کے حالات کی وجہ سے کئی ادویہ ساز فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں جس سے دواؤں کی قیمت میں سے 12 سے 333 فیصد اضافہ ہو گیا ہے بعض دوائیں بازار سے غائب ہیں۔

مجتبٰی ہومیو کلینک اوقات (آجکل)
رحمت بازار صبح 10 تا 2 بجے شام 5½ تا 9 بجے
دارالیمن وسطی صبح 8 تا 10 بجے
ناغہ بروز جمعہ کا پہلا ٹائم فون رہائش، 211186

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

• فرج • فریزر • کوکنگ رینج • گیزر • واشنگ مشین • ہیٹر کیلئے
احمد برادرز
شہناز پلازہ چاندنی چوک راولپنڈی
فون: 451030 / 424994

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

		قیمت
☆ بدہضمی' پیٹ درد' کھٹے ڈکار' بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ منفلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے	DIGESTIN TABS.	18/-
☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے	APPETIZER CAPS.	18/-
☆ پرانا پیٹ درد' درد گردہ' انتڑیوں وغیرہ کا درد	COLIC CURE	20/-
☆ پیٹ میں ہوا۔ ریح۔ ہوا کا بکثرت خارج ہونا۔ ڈکار' اپھارہ	FLATULENCE CURE.	20/-
☆ معدہ کی جلن' تیزابیت' خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن	HEART BURN CURE	20/-
☆ یرقان' جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی	JAUNDICE CURE	20/-
☆ معدہ کا السر' زخم' معدہ کے منہ پر ورم اور جلن	STOMACH ULCER CURE	20/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفا کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے ۔/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل۔ ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

حبوب مفید اطہرا	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
۲۵/-، ۷۵/-	۱۵۰/-	۱۵/-، ۲۵/-	۶/-	۱۰/-	فون 04524-21434